163531 ـ خاوند کا اجازت کے بغیر دوسری بیوی کو پہلی بیوی کےگھر لے آنا

سوال

ایک بار پہلی بیوی اپنے گھر میں نہیں تھی تو خاوند اپنی دوسری بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر پہلی بیوی کے گھر لے آیا، جب وہ گھر آئی اور اس کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا یہ میرا گھر ہے اور مجھے حق حاصل ہے کہ میں جسے چاہوں یہاں لاؤں، اور اگر آپ کے پاس اس کے خلاف کتاب و سنت کی کوئی دلیل ہے تو پیش کرو، میرا سوال یہ ہے کہ آیا خاوند کی یہ بات صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ خاوند کو ایسا کرنے کا حق نہیں، اسے ایسا کرنے سے قبل اس گھر میں رہنے والی بیوی سے اجازت لینی چاہیے، اور جب وہ راضی ہو تو دوسری بیوی کو وہاں لائے، کیونکہ عام طور پر عورتوں کی غیرت یہ برداشت نہیں کرتی، اور ہر عورت کی رغبت ہوتی ہے کہ اس کا اپنا خاص گھر ہو جہاں دوسرے دخل نہ دیں.

صورت مسئولہ میں اس اعتبار سے اور بھی ممانعت ہو جاتی ہے کہ خاوند نے پہلی بیوی کی غیر موجودگی میں دوسری بیوی کو داخل کیا؛ کیونکہ اس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ دوسری بیوی سے پہلی بیوی کے گھر میں استمتاع کرنا چاہتا تھا، اور اس میں جو تکلیف اور اذیت ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

شیخ سلیمان الماجد حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا میرا حق ہے کہ اگر میرا خاوند اپنی دوسری بیوی کو میرے گھر لائے تو اسے میری اجازت لینا ہوگی، یہ علم میں رہے کہ وہ کہتا ہے یہ معاملہ میرے ہاتھ ہے تیرے ہاتھ میں نہیں ؟

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں آپ کے علم سے فائدہ دے اس کا جواب عنائت کریں.

جواب:

اگر دونوں بیویوں میں سے کسی ایک کو حرج ہوتا ہو تو پھر خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے گھر میں دوسری بیوی کو لانے پر مجبور کرے، لیکن عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی سوکن کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے، اور اس سے میل جو اور تعلق قائم کرے چاہے قلیل ہی ہو؛ کیونکہ ان دونوں کا آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلقی کرنا اولاد

کے مابین قطع تعلقی کا باعث بنےگا.

اور اولاد کا آپس میں قطع تعلقی رکھنا ان کے دین اور دنیا دونوں پر اثرانداز ہوگا، دنیا میں اس طرح کہ وہ اپنے والد کی جانب سے بہن بھائیوں کے حقوق کو ضائع کر بیٹھیں گے اور ان سے استفادہ نہیں کر سکیں گے، اور اسی طرح برکت بھی جاتی رہےگی، اور قطع رحمی کی بنا پر ان کی عمروں میں بھی کمی ہو جائیگی.

اور آخرت پر اثرانداز اس طرح ہوگا کہ: اور آخرت کی سزا بہت شدید ہے، اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ دور کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے آخرت کے لیے کچھ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے برداشت کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ سوکن کی جانب سے کچھ تنگی پائے تو صبر کرنے پر اسے آخرت میں بھی اجروثواب حاصل ہوگا.

اور اسے خاوند کے مقصد کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ اولاد کے مابین محبت و الفت قائم کرنا چاہتا ہے، اور یہ اسی صورت میں ہو گی جب دونوں بیویوں کے آپس میں تعلقات صحیح ہونگے، اور خاوند کے لیے کوئی بھی ایسا کام بیوی پر لازم کرنا جائز نہیں جس میں بیوی کو تنگی اور حرج ہوتا ہو. انتہی

ماخوذ از: شیخ سلیمان الماجد کی ویب سائٹ:

http://www.salmajed.com/node/11187

واللہ اعلم .